ایک وارث نے کچھ قرض ادا کیا تو وراثت تقسیم کرنے کا طریقہ

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ تین سال پہلے والد صاحب کا انتقال ہوگیا تھا، اس وقت والدہ نے والد صاحب کی وراثت تقسیم کرنے نہیں دی۔ ایک غیر شادی شدہ بھائی والد کے وراثت کے مال کو استعمال کرتا تھا، اور والد صاحب پر کچھ قرضہ بھی تھا، تو اس قرضے میں سے آدھا قرضہ ادا کیا، اب تین سال بعد وراثت تقسیم کرنے لگے ہیں، تو کیا اس وراثت میں سے والد صاحب کا پورا قرضہ الگ کیا جائے گا، یا جتنا قرضہ رہ گیا ہے صرف وہ الگ کیا جائے گا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر بھائی نے والد کا آدھا قرضہ، والد کے چھوڑے ہوئے مال سے ہی ادا کیا ہو، تو اب وراثت کی تقسیم کے وقت والد کے ترکے سے صرف بقیہ آدھے قرض کو نکالا جائے گا اور اس کے بعد ورثاء کے درمیان ترکہ کو تقسیم کردیا جائے گا لیکن اگر بھائی نے اپنے والد کا قرضہ، اپنے مال سے ادا کیا ہو، اور تبرعاً (یعنی اپنی طرف سے) دینے کی صراحت نہ کی ہو، تو اس صورت میں بھائی اس اداشدہ قرض کی رقم کو والد کے ترکہ سے لینے کا مستحق ہوگا، اگرچہ اس نے قرض کی ادائیگی کے وقت، والد کے ترکے سے واپسی لینے کی شرط نہ لگائی ہو، لہذا ایسی صورت میں ترکہ کی تقسیم کے وقت والد کے ترکہ میں سب سے پہلے بھائی کی اُتنی رقم الگ کرکے اسے دیدی جائے گی جو اس نے اپنے مال سے والد کے قرضہ میں ادا کی ہے، اور اس کے بعد ترکے میں سے والد کا بقیہ آدھا قرضہ نکالا جائے گا، اور پھر اس کے بعد ترکہ کو ورثاء کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔

میت کے ترکے سے چار حقوق کے متعلق ہونے کے بارے میں فتاوی عالمگیری میں ہے: ”الترکۃ تتعلق بها حقوق أربعة: جهاز الميت ودفنه والدين والوصية والميراث. فيبدأ أولا بجهازه وكفنه وما يحتاج إليه في دفنه بالمعروف۔۔۔ثم بالدين۔۔۔ثم تنفذ وصاياه من ثلث ما يبقى بعد الكفن والدين إلا أن تجيز الورثة أكثر من

الثلث ثم يقسم الباقي بين الورثة علی سهام المیراث“ ترجمہ : میت کے ترکے سے چار حقوق متعلق ہوتے ہیں : میت کا کفن دفن، قرض، وصیت اور وراثت ۔ سب سے پہلے میت کے کفن اور دفن کے ضروری خرچوں میں مناسب انداز میں ترکہ کو خرچ کیا جائے گا، پھر دین کی ادائیگی ہوگی، پھر کفن دفن اور دین کی ادائیگی کے بعد بچنے والے مال کے تہائی حصے میں وصیت نافذ ہوگی، مگر یہ کہ ورثہ تہائی سے زیادہ کی اجازت دیدیں، پھر بقیہ مال کو میراث کے حصوں کے مطابق ورثہ کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد6، صفحہ 447، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اگر وارث نے اپنے مال سے میت کا قرض ادا کیا ہو، تو وہ ترکہ سے اپنا مال لینے کا مستحق ہے، چنانچہ فتاوی بزازیہ میں ہے : ”لو قضی الوصی أو الوارث دینا علی المیت من مال نفسه یرجع“ ترجمہ : اگر وصی یا وارث نے میت پر دین کو اپنے مال سے ادا کردیا، تو وہ رجوع کرے گا (یعنی میت کے مال سے اپنا حق وصول کرے گا)۔ (الفتاوی البزازیۃ، جلد2، کتاب الوصایا، صفحہ 573، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

وارث اگر اپنے مال سے مورث کا قرض ادا کرے اور تبرعاً دینے کی صراحت نہ کرے، تو اگرچہ واپسی کی شرط نہ لگائے، پھر بھی مورث کے ترکہ سے رجوع کا مستحق ہوگا، چنانچہ فتاوی رضویہ میں سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے کچھ اسی طرح کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا : ”**قرضِ مورث کہ بکر پسر (بیٹے) بالغ نے ادا کیا، تمام و کمال ترکہ مورث سے مجرا (واپسی) پائے گا جبکہ وقتِ ادا تصریح نہ کردی ہو کہ مجرا (واپس) نہ لوں گا**۔ فی فتاوٰی قاضیخان والعالمگیریۃ وغیرھما بعض الورثۃ اذا قضی دین المیت کان له الرجوع فی مال المیت والترکة انتھی۔ وفی جامع الفصولین والاشباه وغیرھما لو استغرقها دین لا یملکها بارث الا اذا ابرأ المیّت غریمه أو اداه وارثه بشرط التبرع وقت الاداء۔ **أمّا لو ادّاه من مال نفسه مطلقا بلا شرط تبرع أو رجوع یجب له دین علی المیّت فتصیر الترکة مشغولة بدینه فلا یملکها**“ ترجمہ : فتاوٰی قاضی خان اور عالمگیریہ وغیرہ میں ہے کسی وارث نے میت کا قرض ادا کیا، تو اسے میت کے مال اور ترکہ کی طرف رجوع کا حق حاصل ہے انتہی۔ جامع الفصولین اور اشباہ وغیرہ میں ہے اگر دین ترکہ کو محیط ہے تو وارث میراث کے ساتھ اس ترکہ کا مالک نہیں بنے گا، مگر یہ کہ قرض خواہ میت کو بری کردے یا میت کے وارث نے ادائیگی کے وقت بشرط تبرع قرض ادا کیا ہو، لیکن اگر اس نے مطلقاً اپنے مال سے قرض ادا کیا ہو، نہ اس میں تبرع کی شرط ہو اور نہ ترکہ میت کی طرف رجوع کی تو میت پر اس کا دین ثابت ہو جائے گا

تو ترکہ قرض ادا کرنے والے وارث کے دین کے ساتھ مشغول ہو گا، لہٰذا وہ اس کا مالک نہیں بنے گا۔ (فتاوی رضویہ، جلد 25، صفحہ 385، 386، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "اگر وصی یا وارث نے میت کا دین اپنے مال سے ادا کیا تو وہ میت کے مال سے لینے کا مستحق ہے"۔ (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 19، صفحہ 1003، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-512

تاریخ اجراء: 12 صفر المظفر 1446ھ/18 اگست 2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net